



لاہور

مہر فروری

مہر فروری

میں آئیں حضرت مولانا محمد علی
شیرانوالہ ہزارہ لاہور

یکم فروری < ۱۹۵۰ء



کہ ان طوبیحات بخیر خیر الدین لاہور

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جلد ۱۱ | یوم جمعہ ۳ جمادی الآخری ۱۳۷۶ | ۱۹ فروری ۱۹۵۷ء | شمارہ ۳۸

کشمیر کشمیریوں کا ہے (سلامتی کونسل)

گوانی الاؤنس کو مقرر کر رکھا ہے۔ لیکن ہماری اطلاع کے مطابق اس کی شرح آج سے پچیس آٹھ سال پہلے مقرر کی گئی تھی۔ ان آٹھ سال میں اشیائے ضروریہ کی قیمت کم از کم پانچ گنی ہو گئی ہے۔ لیکن پیارے ملازمین کی تنخواہیں وہی ہیں۔ اگر موسم سرما آتا ہے۔ تو ان کے پاس گرم کپڑے نہیں ہوتے اور اگر جل جلانے والے کپڑے پہنا رہے تو گرا گزرنے کی پچیدگیاں سامنے آ جاتی ہیں۔ چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کے مسائل۔ جوان اہلاد کی شادیوں کا دھندا۔ رواج کا سال۔ یہ سب باتیں اس طبقے کو گھٹن کی طرح محسوس ہو رہی ہیں۔ ایسا فحشہ اقلیت پر جتی نہیں۔ بلکہ آبادی کا بیشتر حصہ اسی پر فحش ہے۔

اگر اراکین حکومت کو وزارت جھیلوں سے فرصت مل جائے اور وہ اپنے طویل دور سے وقت نکال لیں تو بلائے خدا اور بھی توہم فرمائیں یہ دم توہم کی کا ہی نتیجہ ہے، کہ غریب غریب سے غریب تر ہوتے جا رہے ہیں اور ملک کی عاقبت و آسائش سمٹ سٹا کر چند ہاتھوں میں جا رہی ہے۔ ملک کی ترقیت کی بات کی جگہ ڈور چند لوگوں کے ہاتھ میں بیچنے کی ہے ان کے علاوہ دوسرا دھندلارہا ہے۔ پیش یافتہ ملازمین بھی نظر کم کے محتاج ہیں۔ ذرا نیل کیچے کے پر شیش پچاس یا سو روپیہ پیش پانا ہے وہ کس طرح اس قلیل رقم میں گزار اوقات کر سکتا ہے۔ پیش سے پہلے ایک ہزار تنخواہ والوں کو منگائی الاؤنس ملتا تھا۔ پیش ملنے کے بعد صرف سو یا زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سو پیش والوں کو منگائی الاؤنس دیا جاتا ہے آدھی آدھی رہ گئی اور منگائی الاؤنس بند ہو گیا۔ یہ گزشتہ اوقات کہیں تو کس طرح؟ جن کی فکر کا بہترین حصہ آپ کی خدمت میں گزر چکا ہے۔ ان سے یہ آپ کے اشتیاق ابھی نہیں۔ کسی آزاد اور خود مختار ملک میں نہ اتنی قلیل پیش دی جاتی ہے اور نہ اس طرح منگائی الاؤنس سے ان کو محروم کیا جاتا ہے۔ پیش کے موجودہ سکیل اور دواں دور غلطی کی یادگار ہیں اور ہماری حکومت کو ان کو بدلنے کی اب ملک توفیق نہیں ہوئی۔ خدا کرے کہ اب ہمارے توہم و دلائے پر ہو جائے۔ آمین یا ادر الدین۔

اختیار ہمارے سنگینوں کو نہیں دیا جاسکتا اس کے علاوہ روس کے رویہ نے بھارت پر ثابت کر دیا ہے کہ دنیا پر پارٹی پالیسی کے خواہ کتنے ہی صیب بدل کر نہ چلا جائیں۔ وہ حق و انصاف کی کڑی راہ میں ٹکاوٹ نہیں بن سکتے اور دیا جاسکتا اب سلامتی کونسل کے فیصلوں سے گریز نہیں کر سکتا۔ اس کے نمائندہ نے جی بھر کر مخالفت کونسل میں تقریر کی اور انصاف کی آواز کو دبانے کی کوشش کی۔ اب وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم سلامتی کونسل کا فیصلہ منسخت نہ کیونکہ اگر ایسا کہنے کا خیال تھا تو جی جی سے روانہ ہی نہ ہوتے۔ نمائندگان پاکستان کا فرض ہے کہ ہندو اہتمام کے لئے فیڈرل کوشش شروع کر دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں۔ جب تک کشمیر کے ۴۰ لاکھ باشندوں کو حق خود اختیاری نہیں مل جاتا

خدا کا خوف کیجئے

گوانی اور تباہی کی وجہ سے جس پریشان حالی اور کس مہر سی ملک کا اونی ملازمین کا طبقہ گزر رہا ہے۔ اس کا اندازہ انہیں اشتیاق نہ لگا سکتے ہیں اور نہ کسی لگانے کی خوش کرتے ہیں۔ یوں تو گوانی امیر و غریب، تاجر و مشین اور ملازم و ملازمت مہندہ سب پر اثر انداز ہوتی ہے۔ لیکن ان سب میں زیادہ سے زیادہ اونی ملازمین کا طبقہ ہی پٹ رہا ہے۔ وہ لوگ جو شاندار مشائیرے پاتے ہیں یا وہ لوگ جن کے ذرائع آمدنی "اکل سلاں" سے متاثر ہیں۔ ان کو تو گوانی کیا کہے گی۔ لیکن کم تنخواہ پانے والے سرکاری ملازمین حقیقتاً اس زمانے میں نال بچوں کی ہم نہیں پہنچا سکتے۔ حکومت نے ان کی ایک حق کی لئے

کشمیر کے بارے میں سلامتی کونسل کا پہلا فیصلہ تاحقین کرام نے ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ کونسل کے اراکین کی اکثریت بلکہ جمیت کی دیکھ کر صرف ایک ممبر روس غیر جانبدار رہا۔ بلائے نے اس امر کی توفیق کر دی ہے کہ ہندوستان کشمیر کو کسی صوبہ میں ضم نہیں کر سکتا۔ دوسرے الفاظ میں یہ پاکستان کے کہیں کی کامیابی کی دلیل اور اس کے حق پر مبنی ہونے کی تائید ہے۔ کشمیر کو دوسرے صوبہ میں منسلک کرنا ہندوستان کی ایک بھت بڑی سازش ہے۔ جنرالی طور پر کشمیر بھتا مشرقی پنجاب (بھارت) سے قریب ہے۔ اس کو خلافیہ کا ابتدائی طالب علم بھی بخوبی جانتا ہے اور نہ بھتا کو مقبوضہ کشمیر کو ضم کرنے کی کوئی اور شدید ضرورت لاحق ہوئی ہے۔ بلکہ بھارت اپنی کردہ بھت کے تحت کشمیر کے نام کو ہی حرف غلط کی طرح مٹانا چاہتا ہے تاکہ کل کو وہ کہہ دے ہمارے ہاں کشمیر کی بھاست ہی نہیں ہے۔ لہذا اس کے دعویدار یا استغواب بلائے کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ لیکن بھارت اپنے اقدام سے اپنے علاوہ کس کو دھوکا دے گا؟ اور کون انہیں دھوکا دینے سے گرا؟ اس فیصلہ سے ہندوستان کے بھت سے اور بھی دواوی کا بطلان ہو گیا ہے اولاً یہ کہ وہ اپنے نمائندہ کے بیان کے مطابق منسلک کشمیر کو منسلک نہیں ماننا تھا۔ اب اس پر ظاہر ہو گیا ہے کہ دنیا کی بلائے عامہ اس کے خلاف ہے۔ نہ تباہی مخالفت کونسل پاکستان کے اس موقف کو تسلیم کرتی ہے کہ منسلک کا حل ایک طرف بھت دھری سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ صحیح طور پر بلائے دینے کا حق فحش کشمیریوں کو ہے۔ ان کی بلائے کو رد کر دینے کا

وَمِنَ الَّذِينَ يَدْعُونَكَ إِلَى اتِّبَاعِهِمْ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ
يَحْسِبُ وَعَيْبٌ فَتُفْضَلُ الْإِذْنَ فَخَلَاكَ فَخَلَاكَ
أَوْ تَقْطَعُ السَّمَاءَ كَمَا رَعِمْتَ عَلَيْهِمْ أَمْ يُكَفِّرُ
أَوْ تَأْتِي بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَوْ كُنُوا
بَارِكِينَ لَمْ يَكُفِّرُوا بَعْضُهُمْ فِي الشَّمْلِ فِي الشَّمْلِ
وَلَكِنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَخَلَاكَ فَخَلَاكَ عَلَيْهِمْ
فَخَلَاكَ فَخَلَاكَ (۱) اللہ سورہ بنی اسرائیل رکوع شانوارہ
ترجمہ۔ اور کہا ہم تمہیں ہرگز نہ مانیں گے یہاں
تک کہ تو ہمارے لئے زمین سے کوئی چیز جاری
کر دے۔ یا تیرے لئے بھجور اور انگور کا کوئی باغ
ہو۔ پھر تو اس باغ میں بہت سی نہریں جاری
کرنے یا پیاسا قیول کرتا ہے۔ ہم کوئی آسمان کا
مکڑا اگر گرا دے۔ یا تو اللہ اور فرشتوں کو رو برو
آئے۔ یا تیرے پاس کوئی سونے کا گھر ہو یا تو
آسمان پر چڑھ جائے۔ اور ہم تو تیرے چڑھنے
کا بھی یقین نہیں کریں گے۔ یہاں تک کہ تو ہمارے
پاس ایسی کتاب لائے۔ جسے ہم بھی پڑھ سکیں۔

انکار کی عادت کا نتیجہ

اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو آپ کی کامیابی اور فتح کی بشارت عطا فرمائی
اور ان انکار کرنے والوں کی ذلت اور رسوائی
کا پتہ دیا ہے۔ رَاٰ اَحْمَدُ نَضْمُ اللّٰهِ وَالْفَقِہُ
وَرَأٰتِ النَّاسِ يَدِي خُلُوْنٍ فِيْ رِجْلِيْ اللّٰهِ اَوَّلِيْ
فَتَحَسَّنَ بِحُسْنٍ رِجْلَيْ رَاٰتِغْفُوْا ذَلٰلَةً كَانِ قِيَادِيْ
سورہ النصر پارہ ۱۷ جب اللہ کی مدد اور فتح آگئی۔
اور تو نے لوگوں کو اللہ کے دین میں داخل ہوئے
دیکھ لیا۔ تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھے
اور اس سے معافی مانگے۔ بیشک وہ بڑا توبہ
قبول کرنے والا ہے۔

مستثنیات

یہ قاعدہ کلیہ ہے۔ ہر قاعدہ میں سے
کچھ مستثنیات بھی ہوا کرتی ہیں۔
اسی طرح اگرچہ ہر پیغمبر کی ہر قوم کے اکثر
افراد نے مخالفت ہی کی ہے مگر کچھ خاص نصیب
انسان ان پر ایمان بھی لاتے رہے ہیں۔ اس
قسم کے حضرات اپنے پیغمبر کی محبت میں غلاب
الہی سے بچا لے جاتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت

اللہ تعالیٰ نے جتنی قبولیت جزا لعلین
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا میں عطا فرمائی ہے۔
اتنی قبولیت کسی پیغمبر کو نصیب نہیں ہوئی۔ اور
کسی پیغمبر کی محبت قیامت تک اعلا کثر اللہ
نہیں کرے گی۔ فقط آپ ہی کی امت کو یہ شرف
حاصل ہے کہ قیامت تک اعلا کثر اللہ اتنی
کے ذریعہ سے ہوتا رہے گا۔ اللہ اعلا لعلین

تھے۔ فرشتے نے چنگھاڑ ماری سب کے گلہ
پھٹ گئے۔
سورہ اعراف کے رکوع ۱۸ میں قوم
ثمود کے متعلق زلزلہ کا لفظ آ رہا ہے شاید
نیچے سے زلزلہ اور اوپر سے فرشتے کی
ہولناک آواز آئی ہو۔

ہر قوم میں مادی آئے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی طرف
سے اعلان ہے کہ اس نے اپنی محنت کے
مطابق ہر قوم میں مادی بھجوائے۔ وَرَاٰتِ
مِنْ اَمْسِ الْاَخْلَافِ فَيَا كَذِبٌ سورہ فاطر
رکوع ۱۷ پارہ ۱۷ ترجمہ۔ اور کوئی امت
نہیں گزری مگر اس میں ایک ڈرائے والا کرچکا ہے

حاشیہ شیخ الاسلام

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمہ اللہ
اس آیت پر تحریر فرماتے ہیں۔ یہ ڈرائے والا
غدا ہی ہوا یا بھی کا قائم مقام جو اس کی بارہ کی
طرت ہلائے۔

بادیوں سے بدسلوکی

بجز حدود سے چند خوش نصیب انسانوں
کے ہر دور کے انسانوں نے اپنے بادیوں
سے بدسلوکی کی۔ وَكَذٰلِكَ مَا لِيَ الَّذِي يَنْتَهِ
فَيَلْبِسُهُ مِن لَّسُوْنٍ اِلَّا قَالُوا سِحْرٌ اَوْ
يَحْزَنُوْنَ سورہ الاحزاب رکوع ۱۷ پارہ ۱۷
ترجمہ۔ اسی طرح ان سے بھلوں کے پاس بھی
جب کوئی رسول آیا تو انہوں نے ہی کہا کہ جادو
یا دیوانہ ہے۔

سب سے آخری اصلاحی نظام الاوقات

گزشتہ امتوں میں سے چند امتوں کے
بطور نمونہ حالات پیش کئے گئے ہیں جن میں
میں خوش نصیب انسانوں کے لئے کافی عبرت
ہے۔ کہ وہ ان واقعات سے سبق حاصل
کر کے اپنی اصلاح کر سکیں۔ اب سب سے
آخری اصلاحی نظام الاوقات جو انسانوں کے
لئے نازل ہوا ہے۔ بد نصیب انسانوں سے
اس کے ساتھ اس لئے لایا ہے کہ ساتھ سلوک کیا
ہے۔ وہ بھی سن لیجئے۔

تسلیم کرنے سے انکار

اس نظام الاوقات کے ساتھ بھی ایک
مستندہ یہ جماعت نے کہ منکر میں وہی
سلوک کیا۔ جو پہلے انسانوں کی عادت چلی
آ رہی تھی۔ رَاٰ كَاذِبًا كَذِبًا كَذِبًا كَذِبًا كَذِبًا

دُنیا میں بھی اپنے پیچھے لعنت چھوڑ گئے۔ اور قیامت
کے دن بھی۔ خیر واد بچا کاذب کاذب کاذب کاذب
خدا ہر دور کی قوم تھی۔ اللہ کی رحمت سے دور کی تھی۔

صالح کی قوم کے لئے اصلاحی نظام الاوقات

رَاٰتِ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ
اللّٰهُ مَا كُنْزِ الْاَلِهَ كُنْزُ الْاَلِهَ كُنْزُ الْاَلِهَ كُنْزُ الْاَلِهَ
الْوَحْيِ وَاسْتَمِعْ مِنْ فَيَا اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ
خُذْهَا الْيَدِ اِنْ رَفِئَتْ فَرِحْتَ بِحَبِيْبٍ (۱)

سورہ ہود رکوع ۱۷ پارہ ۱۷
ترجمہ۔ اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح
کو بھیجا۔ کہا۔ اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو۔
اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اسی نے تمہیں
زمین سے بنایا۔ اور تمہیں اس میں آباد کیا۔ پس
اس سے معافی مانگو۔ پھر اس کی طرف رجوع کرو۔
بیشک میرا رب نزدیک ہے۔ قبول کرنے والا۔

اصلاحی نظام الاوقات کے تسلیم کرنے سے انکار

رَاٰتِ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ
اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ
اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ
اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ

ترجمہ۔ انہوں نے کہا۔ اے صالح۔ اس سے
پہلے تو ہمیں تجھ سے بڑی امید تھی۔ کیا تم ہمیں
ان معبودوں کے بچے سے منکر کرتے ہو کہ ہمیں
ہمارے باپ دادا بچے چلے آئے ہیں۔ اور جس
طرف تم میں ہلاتے ہو۔ اس سے تو ہم بڑے
شک میں ہیں۔

انکار کی عادت کا نتیجہ

رَاٰتِ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ اَحْمَدُ
مَعَهُ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّهِمْ وَتَأْتِيهِمْ بَيِّنَاتٌ مِّنْ
رَّبِّكَ هٰذَا الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ وَكَذٰلِكَ اَلَّا
ظَلَمُوا الصَّالِحِيْنَ فَاصْبِرْ اِنِّيْ جَارٌ مِّنْ صَافِيْنَ
كَانَ كَذِبًا مِّنْ قَوْلِهِمْ اَلَا كُنْزُ الْاَلِهَ كُنْزُ الْاَلِهَ
اَلَا كُنْزُ الْاَلِهَ كُنْزُ الْاَلِهَ سورہ ہود رکوع ۱۷ پارہ ۱۷
ترجمہ۔ جب تمہارا حکم اپنا تھا تو ہم نے صالح
کو اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے۔ اپنی رحمت
سے بچا لیا۔ اور اس دن کی بیوائی سے نجات دی۔
بیشک تیرا رب وہی ذوال زور و زبردست ہے۔ اور
ان ظالموں کو ہولناک آواز دے گا۔ پھر تم کو
اپنے گھروں میں اوندھے چڑھائے دے گا۔ گویا کہ
کبھی وہاں رہے ہی نہ تھے۔ خیر واد ثمود نے اپنے
رب کا انکار کیا تھا۔ خیر واد ثمود پر چنگھاڑ ہے۔

حاشیہ شاہ عبدالقادر صاحب رحمت اللہ علیہ

ان پر غلاب آجاس طرح کہ مات کو پڑے سونے

آج کل بھی دونوں سنتوں پر عمل ہو رہا ہے۔

سنت اللہ

اللہ تعالیٰ کا تجویز کردہ نظام الاوقات قرآن مجید موجودہ دور کے انسانوں کے لئے صحیح و سالم بلا کم و کاست موجود ہے۔ جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے سادھے تیس سو سال سے کی ہے۔ اور فضیلت اللہ تعالیٰ جس طرح پہلے انبیاء علیہم السلام کے بعد ان کے شریعت یافتہ حضرات ان کے دین کی اشاعت کرتے تھے۔ اسی طرح آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے علماء دین اشاعت کتاب و سنت کر رہے ہیں۔ اور الحمد للہ تین دین حق کا کام عمدہ طریقہ پر ہو رہا ہے۔

سنت الانس

جس طرح پہلی امتوں میں سے اکثریت انبیاء علیہم السلام کی مخالفت کیا کرتی تھی۔ اسی طرح آج بھی غیر مسلم اقوام کی اکثریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کردہ اسلام کی مخالفت ہے۔ اور تو اور خود

مسلمانوں کی اکثریت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کردہ اسلام کی عملاً مخالفت ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت کی مخالفت کی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی تھی۔

شہادت

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایبین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حدث بالمثل بالمثل حتی ان کان منہ صعب من اقل امہ عداۃ لیکان فی امتی من یضمن ذلک وان ینہ اسرائیل تفرقت علی ثلثین و سبعین و قسرت علی علی ثلث و سبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ اعجابی بواہ الترمذی و ترمذی۔ ترجمہ۔ عبد اللہ بن عمرو نے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البتہ میری امت پر بھی مرفودہ وقت آئے گا۔ جس طرح بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ جس طرح ایک پاؤں کا جوتا دوسرے کے برابر جوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی ایسا تھا جس سے اپنی ماں سے علائقہ پرکاری کی تھی تو میری امت میں بھی ایسا ہوگا۔ بویہ کام کرے گا۔ اور تحقیق بنی اسرائیل بہتر ذوق میں گئے تھے۔

اور میری امت تتر فتر میں بیٹے گی۔ سوائے ایک فرقے کے سب دوزخ میں جائیں۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کونسا فرقہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ کرام ہیں۔

دعا

اللہ تعالیٰ ہر کلمہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریقہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا اللہ العالمین

مسلمانوں کا فرض

ہے کہ اپنے ہر مقتداء اور ہر خطیب مسجد سے یہ استفاد کریں۔ کہ ہمیں وہ دین سکھائے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے وقت سے چلا آ رہا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں

حق گو اور حق پرست علماء کرام

بھی موجود ہیں جو فقط اس دین کی اشاعت کرتے ہیں۔ جو حضور اللہ کے زمانہ مبارک سے آ رہا ہے۔ جس کا نسخہ قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

آخری دعا

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے سب خلیفوں کو اسی اصلی۔ کھوے اور سچے اسلام کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا اللہ العالمین و ما علینا الا البلاغ

لافیہ ہفتہ (۱۵) جنوری ۱۹۷۶ء

ہفتادہ۔ ۲۵ جنوری۔ عراق اور ترکی کی حکومتوں نے ہجرت ایک پریس نوٹ میں سکاری طر پر اعلان کیا ہے کہ پاکستان کثیر کے مسائل میں جو قدم اٹھائے گا۔ عراق اور ترکی امن کی پوری پوری حمایت کریں گے۔

کراچی ۲۶ جنوری۔ ریاست کثیر کو ہجرت میں شامل کرنے سے متعلق ہجرت کی سازش کے خلاف بطور احتجاج آج پاکستان کے دونوں محنوں اور اتحاد کثیر میں "مہم سیاہ" منایا گیا۔ ملک کی تمام سیاسی مذہبی جماعتی اور علماء کی جماعتوں نے ملابہرے کئے اور جیسے منفرد کئے۔ ہر قسم کے جماعتی اور کاروباری ادارے اور ہوش دن بھر بند رہے اور ٹرانسپورٹ سروس میں معلق رہیں۔ ہر شہر میں پرامنیت

عراقوں پر سیاہ پریس حملے کئے۔ کراچی ۲۶ جنوری۔ آج صبح یہاں بتایا گیا ہے کہ سلامتی کونسل مشن کثیر پر اپنی دوبارہ مبعوث کئے گئے مشن کو پھر شروع کرے گی۔

لاہور ۲۶ جنوری۔ انجمن کلا

لاہور کے پرنسپل ڈاکٹر ذوالفقار علی شاہ نے علی قیام نظریہ تقسم پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ صحت مند انسانی معاشرے کی تعمیر کے لئے تعلیم کی بنیاد ان ابدی اور اخلاقی اصولوں پر استوار ہونی چاہیے جو خدا نے اپنے برگزیدہ رسولوں کے ذریعہ انسانیت کی رہنمائی کے لئے نازل کئے تھے۔

سیالکوٹ۔ ۲۶ جنوری۔ تھوہہ کثیر کے منظم مسلمانوں نے اپنے پاکستانی بھائیوں سے فریاد کی ہے۔ کہ انہیں بھائی محمد امروں کے ہجر و تشدد سے بچانے کے لئے وسیع پیمانے پر صدمہ شوروں کریں اور ان مسلمانوں کو آمادہ کر دیں جو مقبوضہ کثیر میں قیدیوں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

کھٹنڈہ۔ ۲۶ جنوری۔ چین

کے وزیر اعظم نے آج یہاں کہا کہ کثیر کے مشن پر سلامتی کونسل کی حالیہ قرارداد غیر متعلقہ ہے۔

لندن ۲۶ جنوری۔ "نیشنل کراؤن" نے اقوام متحدہ میں کرشنا مینٹن کی حمایت پر عمل متفقہ پر قرارداد کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسٹر مینٹن کا یہ کا نام ایسا ہی تھا۔ جیسے کوئی بیرونی سرکاری کردار مقدمے میں دلائل پیش کرتے ہوئے مقدمہ میں ٹامک ٹویاں مار رہا ہو۔ واشنگٹن۔ "ٹوئی نیوز" نے اپنی ایک ۵۰۰۰ صفحات میں ایک مضمون شائع کیا ہے کہ کثیر کے مسئلہ پر پاکستان اور ہندوستان کے درمیان جنگ پھوٹ جانے کا خطرہ ہے۔

لندن ۲۶ جنوری۔ امریکہ

نے برطانیہ کی اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے کہ اس سال اس کی سلامتی کثیر سے سود وصول نہ کیا جائے جو ۱۹۷۵ء میں برطانیہ نے یا تھا۔

توران۔ ۲۶ جنوری۔ ایران کے

اخبارات نے منابہ ہفتادہ کے چار مسلم ملک کے حالیہ احساس افزہ کاخیر مقدم کرتے ہوئے اس مشکوک اعلان کی تائید کی ہے جو صدر ایران کے مندرجہ مشرق وسطیٰ کی حمایت میں جاری کیا گیا ہے۔

وادی کشمیر خدو باری تحسالی میں

جناب لکل دین لکھنوی نے بی بی سخا نفاع ڈوگران سے
”اگر کشمیر جنت ہے تو پھر مسلم کی دولت ہے“

مدد اے مالک ہر دو جہاں مسر یاد کرتی ہوں
مجھے خلیہ بریں سی شاں عطا کی تیری قدرت نے
اگر فردوس سماں ہوں تو یہ کس کی بدولت ہے
فلک کے رہنے والے مانتے ہیں دل نشیں وادی
میں گو جنت ہوں۔ لیکن اب ہنرم سے بھی بدتر ہوں
وہ خونخواروں کا گلہ۔ ڈوگرے انسان کے دشمن
دبانابے بسوں کو ان کی طینت کا تقاضا ہے
وہ ظالم جس نے دکن میں مسلمان کو کچل ڈالا
ستم کی آگ برساتا ہے میرے لالہ زاروں پر
حقیت میں وہ چیلنج کر رہا ہے تیری غیرت کو
وہ غیرت آتش نمرود پل میں جس سے بجھ جائے
یہ تپوں بے کسوں کو تخت شاہی پہ بٹھاتی ہے
یقین ہے میری پستی آج رخت سے بدل جائے
غلامان محمدؐ اے خدا حکوم پھرتے ہیں
بدل دے ان کی غربت کو بدل دے ان کی نجات کو
یہ بے کس خانماں برباد ہیں آباد ہو جائیں
ہوائیں میری بھر دے نغمہ توحید سے یارب
اگر کشمیر دوزخ ہے تو پھر ہندو کی قسمت ہے
یہ جہنم ہے تیرے آدم سے پھر آباد ہو جائے

مدد اے خالق کون و مکان مسر یاد کرتی ہوں
مجھے جنت نشاں یارب بنایا تیری رحمت نے
اگر میں گل بدماں ہوں تو یہ کس کی عنایت ہے
زمیں کے بسے والے مجھ کو کتے ہیں حبس وادی
مگر نہرو کے ظلم و جور سے ناشاد خاطر ہوں
میری چھاتی پہ پھرتے ہیں۔ تیرے قرآن کے دشمن
ستانا بے کسوں کو ان کی فطرت کا تقاضا ہے
وہ نہرو جس نے ہونا اگر کڑھ کو دم بھر میں مل ڈالا
وہی نہرو مسلط ہے میری نیگیں ہساروں پر
زمانہ جانتا ہے اے خدا نہرو کی تیت کو
وہ غیرت ہاتھیوں کو جو ابابیلوں سے مروائے
وہ غیرت قیصر و کسریٰ کو جو نیچا دکھاتی ہے
میرے مولا! وہی غیرت تیری گر جوش میں آئے
خداوند تیرے مسلم یہاں منطوم پھرتے ہیں
بدل دے ان کی قسمت کو بدل دے ان کی دولت کو
محل کر ظلم کے چکل سے پھر آزاد ہو جائیں
فضائیں میری بھر دے کلمہ تہجد سے یارب
اگر کشمیر جنت ہے تو پھر مسلم کی دولت ہے
دعا ہے اے خدا! بستی مری آزاد ہو جائے

جمل و صیرت اور صریح گمراہی میں غرق تھی آپ کی چند روزہ تعلیم و صحبت سے وہ ساری دنیا کے لئے ہادی و معلم بن گئی۔ لہذا انہیں چاہئے کہ اس نعمت عظمیٰ کی قدر پہنچائیں۔

آنحضرت ہدایت کے نور ہیں

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ يُضِيهِ النَّارُ مِنَ اللَّهِ مَنْ ابْتِغَى رِضْوَانَهُ مِثْلُ شُعْلَةٍ وَابْتَغَى سَخِرَ مِنْ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَكَفَى نُورُهُ الْبَيِّنَاتِ مِثْلُ شُعْلَةٍ ۝ ١٧٤ ع

ترجمہ۔ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی آئی ہے اور کتاب ظاہر کرنے والی۔ جس سے اللہ جس کو سلاحتی کی راہیں ہدایت کی کتاب ہے جو اس کی رضا کا تابع ہوا اور ان کو اندھیروں سے روشنی میں اپنے حکم سے چلاتا ہے اور ان کو ہدایت دہ جلاتا ہے۔

یہود و نصاریٰ سے کہہ دو کہ خدا کی سب سے بڑی روشنی آگئی اگر نہایت اہمیری کے صحیح راستہ پر چلنا چاہتے ہو تو اس روشنی میں حق قضاے کی صدا کے پیچھے چل پڑو۔ سلامتی کی راہیں کھلی پاؤ گے اور اندھیرے سے نکل کر آگاہی میں بے کھنگے چل سکو گے اور جس کی رضا کے تابع ہو کر چل رہے ہو اس کی دستگیری سے صراطِ مستقیم کو بے تکلف طے کر لو گے۔

آپ نبی اُمی ہیں۔ اُم والدہ کی طرف منسوب ہے جس طرح بچہ مل کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے اور کسی کا شاگرد نہیں ہوتا تب ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر کسی مخلوق کے ساتھ زانوئے تلمذتہ نہیں کیا۔ اس پر کہاں یہ ہے کہ جن علوم و معارف اور خفائی اسرار کا آپ نے افاضہ فرمایا کسی مخلوق کا حوصلہ نہیں کہ اس کا عشرِ حقیر پیش کر سکے۔ پس نبی اُمی کا لقب اس شخصیت سے آپ کے لئے مایہ ذہانت و افتخار ہے۔ آپ کی بعثت تمام دنیا کے لوگوں کو عام ہے۔ عرب کے امیین یا یہود و نصاریٰ تک محدود نہیں جس طرح خداوند قضاے شمشادہ مطلق ہے آپ اس کے رسول مطلق ہیں۔ اب ہدایت و کامیابی کی صورت بجز ماں کے کچھ نہیں کہ اس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فرائض رسالت

(از جناب ایدہ رحید الرحمن صاحب (دہلیاوی) بی۔ اے بی۔ ٹی پرنسپل عثمانیہ کالج شین دیو)

پر احسان کیا جو ان میں انہیں رسول بھیجا۔ وہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو شکر و خیر سے پاک کرتا ہے اور وہ ان کو کتاب اور کلام کی بات سکھاتا ہے۔ وہ قرآن ہی سے صریح گمراہی میں تھے۔

مومنین کو خدا کا احسان ماننا چاہئے کہ اُس نے ایسا رسول بھیجا جس سے بے تکلف فیض حاصل کر سکتے ہیں۔ اور وہ باوجود معزز ترین اور بلند ترین منصب پر فائز ہونے کے اُن ہی کے مجمع میں نہایت نرم نوا اور ملاحظت کے ساتھ کھلا ملا رہتا ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت میں حضور کی چار شاخیں بیان کی کئی ہیں (۱) تلاوت آیات - اللہ کی آیات پڑھ کر سنا جن کے ظاہری معنی وہ لوگ اہل زبان ہونے کی وجہ سے سمجھ لیتے تھے۔ اور اس پر عمل کرتے تھے۔ (۲) تکرید نفوس - انسانی آلائشوں اور تمام سراب، شرک و معصیت سے اُن کو پاک کرنا اور دلوں کو مانجھ کر صاف بنانا۔ یہ چیز آیات اللہ کے عام مضامین پر عمل کرنے، حضور کی صحبت اور قلبی توجہ و تصرف سے باذن اللہ حاصل ہوتی تھی (۳) تعلیم کتاب یعنی کتاب اللہ کی مراد بتلانا۔ اس کی ضرورت خاص ماں مواقع میں پیش آتی تھی۔ مثلاً ایک لفظ کے کچھ معنی تباہ اور محاورہ کے لحاظ سے سمجھ کر صحابہ کو کوئی اشکال پیش آیا اس وقت آپ کتاب اللہ کی اصلی مواد جو قرآنِ مجید سے متغین ہوتی تھی بیان فرما کر شہادت کا ازالہ فرما دیتے تھے۔ (۴) تعلیم حکمت و حکمت کی گہری باتیں سکھانا اور قرآن کریم کے غامض اسرار لطافت اور شریعت کی دقیق و عقیق صل پر مطلع کرنا خواہ تصریحاً یا اشارہ۔ آپ نے خدا کی توفیق و اعانت سے علم و عمل کے ان اعلیٰ مراتب پر اُس پہنچاؤ قدم کو فائز کیا جو کہ صدیوں سے انتہائی

حکام اور مصلحانہ ہر مسلم کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام رسولوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے۔ جیسا کہ اللہ پر، اس کی کتابوں پر، اس کے فرشتوں پر اور قیامت کے دن پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ وَرَأَى مِنْ آيَاتِهِ اِلَّا خَلْقَ ذُنُوبٍ ۝

سورہ فاطر رکوع ۷۵ ترجمہ کوئی قسم ایسی نہیں جس میں خدا کی طرف سے کوئی ڈراٹے والا دیکھ کر قہم حاد (رعد رکوع ۱) ترجمہ ہر قسم کے لئے ہدایت کرنے والا بھیجا گیا ہے۔

دنیا میں سینکڑوں پیغمبر لوگوں کی ہدایت کے لئے دینا دینا تشریف لائے۔ اُن کی صحیح گفتی خدا تعالیٰ کو معلوم ہے۔ سب سے اول نبی آدم اور سب آخر محمد رسول اللہ ہیں۔ ان کے درمیان ۲۳ مشہور پیغمبر آئے جن کے نام قرآن مجید میں موجود ہیں۔ ان تمام پیغمبروں میں بعض کو بعض پر تفصیل ہے۔ مگر ان سب میں سے پہلے اعلیٰ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کو خاتم النبیین ماننا ضروری ہے۔ اور تمام مخلوق سے زیادہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھنا لازمی ہے۔ مگر کسی دوسرے پیغمبر کی تعظیم کرنا بھی حرام ہے۔ نبوت کسی چیز نہیں ہے۔ کہ وہی ہے۔ اللہ اعلم خَبِيرٌ يَعْلَمُ رَسَائِلَهُ يَهْدِيكُمْ لَكُمْ بِشَرِيعَةٍ تَعْلَقُ رَحْمَةً ۝ ۱۷۴ ع

احسان باری تعالیٰ

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَاذْكُرُوا لَكُمْ يَوْمَ الْبَيْتِ رِزْقًا كَثِيرًا وَبُيُوتًا كَثِيرًا وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ ۱۷۴ ع

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں

صدیق اکبر رضی

(از مولانا احمد صاحب ایم۔) لے فاضل دیوبند لکھنؤ (انڈیا)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی
سید المرسلین علی آلہ واصحابہ اجمعین حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دہارِ رسالت
کے رکن اعظم تھے۔ چن کی رگ رگ میں
عشق رسول کی بجلی بھری ہوئی تھی۔ اور
زندگی کا ہر لمحہ ”اللہ اللہ اشترکتی من
المؤمنین اذ نسجتم وامنوا لکمہ جائ
لکمہ الخیر“ کی تلقین تھا۔ آپ اسلام
لانے سے پہلے ہی زہد۔ تقویٰ۔ شرافت۔
صداقت۔ بیادیت۔ امانت۔ ثقافت اور دیگر
خاص میں مشہور تھے۔ یہاں تک کہ آپ
نے زندگی میں کبھی شراب نہیں پی۔ آپ کی
بے قصبی اور حق پسندی کا یہ عالم تھا کہ
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت
کا اعلان کتنے ہی ایمان لے آئے کیونکہ
آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند
اخلاق سے واقف تھے۔ اور یقین رکھتے
تھے کہ آپ کا دعویٰ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔
اسلام قبول کرتے ہی آپ جان و مال
سے اس کی خدمت میں مصروف ہو گئے
پناہ پختہ ہی کی تبلیغ سے حضرت عثمان
طہر۔ زبیر۔ سعد بن ابی وقاص۔ عبداللہ
بن عوف وغیرہ مشرف باسلام ہوئے۔
آپ ہی نے حضرت بلالؓ۔ عامر بن فہیرہ۔
ابوبکرؓ۔ زبیرؓ وغیرہم کو ان کے ظالم
آقاؤں سے خیرہ کر آ زاد کیا۔
جب مسلمانوں کی تعداد چالیس کے
قریب ہو گئی تو حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اب اسلام
کی علانیہ اشاعت کے لئے مسجد حرام میں
نماز پڑھنی چاہئے۔ چونکہ ابھی مسلمانوں کو
اختیار حاصل نہیں ہوا تھا۔ اور کفار کے
ساتھ اسلام کا اظہار کرنا خطرناک تھا۔
اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ازراہ شہقت تامل کیا۔ لیکن آخر ان کی
درخواست منظور کر لی۔ حضرت ابوبکرؓ نے
مسجد کعبہ میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں کفار
کو اسلام کا پیغام سنایا۔ کفار نے غضبناک
ہو کر مسلمانوں پر حملہ کر دیا اور ان کو سیدو

لہ بیٹک اللہ نے مومنوں کی جانوں اور مالوں کو جنت
کے بدلہ میں خرید لیا ہے۔

سے زد و کوب کیا۔ حضرت ابوبکرؓ مسرت
پاؤں تک مجروح ہوئے۔ اور بیہوش ہو کر
گر پڑے۔ ان کے خاندان والے ان کو
مکان پر لے گئے۔ کسی کو ان کے بچنے
کی امید نہ رہی۔ دن بھر ان پر غفلت
طاری رہی۔ گھر والے ان کو پکارتے تھے
لیکن وہ جواب نہ دے سکتے تھے۔ آخر
شام کو ذرا ہوش آیا۔ اور کہہ کھولی
تو یہ کلمہ زبان سے نکلا۔ ”رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟“
لوگوں نے ان کو ملاحت کی کہ جس شخص
کی وجہ سے تم پر یہ مصیبت پڑی اسی
کا حال پوچھتے ہو۔ ہمارا تو خیال تھا اب
تم ان کا نام بھی نہ لو گے۔ لیکن حضرت
ابوبکرؓ نے اس ملاحت کی پروا نہ کی۔
اور یہی مطالبہ کرتے رہے۔ کہ مجھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت
سے مطلع کرو۔ جب تک آپ کی خیریت
معلوم نہ ہوگی میرے دل کو اطمینان نہ ہوگا۔
ان کے متعلقین اس پہنچنے کو
ناراض ہوئے۔ اور ان کو چھوڑ کر چلے گئے۔
ان کی والدہ ام خیرہ نے کہا کہ ہم کو
تمہارے متعلق اس قدر تشویش تھی کہ
تمہارے ساتھیوں کا خیال ہی نہ رہا۔
اس لئے ہم کو ان میں سے کسی کا
حال معلوم نہیں۔
حضرت عمرؓ کی بہن ام حبیبہؓ
اسلام قبول کر چکی تھیں اور حضرت
ابوبکرؓ کو اس حقیقت کا علم تھا۔ اس
لئے آپ نے اپنی والدہ سے کہا کہ ام حبیبہؓ
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال
دریافت کیجئے۔ چنانچہ جب وہ ام حبیبہؓ
کے پاس پہنچیں تو ام حبیبہؓ ان کے ہمراہ حضرت ابوبکرؓ
کی عبادت کے لئے ان کے مکان پر آئیں
اور ان کی حالت دار و دیکھ کر پریشان
ہو گئیں اور تسلی دینے لگیں۔ حضرت
ابوبکرؓ نے فرمایا کہ تم مجھے تسلی بعد میں
دینا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ میں نے ان کو
ڈھمکوں کے زہر میں دیکھا تھا۔ جب تک
ان کی خیریت معلوم نہ ہوگی میری تسلی
نہ ہوگی۔ ام حبیبہؓ نے جواب دیا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر و عافیت
دار ارقم میں تشریف رکھتے ہیں۔ حضرت
ابوبکرؓ نے فرمایا۔ ”واللہ سب تک
میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی زیارت نہ کر لوں گا نہ کھاؤں گا۔
نہ پیوں گا۔“
یہ سن کر آپ کی والدہ آپ کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں لے جانے کے لئے راضی ہو گئیں
اگرچہ آپ زخموں کی وجہ سے نہایت
کمزور تھے اور آسانی سے حرکت بھی
نہ کر سکتے تھے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے دیدار کے شوق میں چلنے
کو تیار ہو گئے۔ اور بڑی مشکل سے
اٹھتے بیٹھتے اور گھٹتے ہوئے دار ارقم
پہنچے۔ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی زیارت سے آپ کی آنکھوں کو فرادار
دل کو سرور حاصل ہوا اور آپ کو اپنی
تکلیف میں تخفیف محسوس ہوئی۔
جب کفار مکہ کے مظالم حد سے
بڑھ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے صحابہ کو حبشہ میں پناہ لینے کی
اجازت دے دی۔ حضرت ابوبکرؓ بھی
ہجرت کے ارادہ سے روانہ ہوئے۔ جب
ہجر غاد پہنچے تو ایک سردار ابن ابی
سہل سے ملاقات ہوئی۔ وہ آپ کو مکہ معظمہ
واپس لایا۔ اور اکابر قریش کو بلا مت
کرتے ہوئے کہنے لگا۔ ”کیف جئتم رسول
رجلاً تکلمکم المصدقہم وکیصل الذم
وکیصل النکل ویکفیر البصیٹ ویکفیر
علی ذواب الخبی؟ فانذروہ یحسد اللہ
فی ذلک“ تم کیوں ایسے شخص کو جلاوطن
کرتے ہو جو محتاج کی مالی مدد کرتا ہے۔
مندرہجی کرتا ہے۔ مصیبت زدہ کا ہمدرد
ہمان ذرا ہے۔ اور راہ حق کی مشکلات
میں ساتھ دیتا ہے۔ ان کو چھوڑ دو تاکہ اپنے
گھر میں اللہ کی عبادت کریں۔
قریش نے اس کی تائید کی اور کہا
کہ تمہاری پناہ ہماری پناہ ہے۔ اب
کوئی ان سے تعرض نہ کرے گا۔
ابن ابی العزہ نے حضرت ابوبکرؓ سے
کہا کہ اب قریش نے آپ کو پناہ دیدی
ہے۔ آپ شوق سے گھر میں عبادت
کیجئے۔ لیکن اتنا خیال رکھئے کہ علامہ
ارکان اسلام ادا کر کے ان کو اعتراض
موقع نہ دیجئے۔
حضرت ابوبکرؓ نے کچھ دن تو ابن ابی العزہ

دیکھ کر ہی غیر مسلم سمجھ جائیں کہ اس کے نبی ایسے تھے۔ نبوت کے تیرھویں سال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی تو حضرت ابوبکرؓ آپ کے ہم سفر اور یار غار تھے۔ انہوں نے سفر کی تمام صعوبتیں خوشی سے برداشت کیں۔ اپنی تکلیف کو تکلیف نہ سمجھا۔ اور خدمت کا حق ادا کر دیا۔ قرآن مجید میں اس واقعہ کا ذکر ہے۔ ثانی اثنین اذھا فی الغار دوہیں دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے۔

کفار قریش نے مسلمانوں کو مدینہ میں بھی چین سے بیٹھنے نہ دیا۔ اور ان پر بار بار فوج کشی کی۔ سب سے پہلا محرکہ سلمہ میں بدر میں ہوا حضرت ابوبکرؓ بھی اس میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان کے کنارے ایک ساٹھان کے نیچے تشریف فرما تھے اور حضرت ابوبکرؓ کے پاسبان تھے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو آپ سردار مینہ تھے۔ حضرت علیؓ نے آپ کی شجاعت دیکھ کر آپ کو شہر اٹھا (سب سے بہادر) کہا۔ اس بہادر میں مسلمان قیام ہوئے اور کفار کے بٹے بڑے سردار مقتول اور گرفتار ہوئے۔ اس کے بعد اُحد - خندق - خیبر - تبوک وغیرہ غزوةوں میں بھی حضرت ابوبکرؓ نے نمایاں حصہ لیا اور جان مال کی بازی لگائی۔ غزوہ تبوک میں آپ صاحبِ عزم تھے اور آپ نے اپنا تمام مال حاضر کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیانت فرمایا۔ کہ اے ابوبکرؓ اہل و عیال کے لئے بھی کچھ چھوڑا تو عرض کیا کہ ان کے لئے اللہ اور رسولؐ کا کافی ہیں۔ آپ ایک سچے مومن کی طرح اپنی جان و مال کو اپنی نہیں بلکہ اللہ کی ملکیت سمجھتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ مَالٌ لِّفَتْحِیْ مَالٌ لِّاَحَدٍ قَطُّ مَا لَفَتْحُوْا مَا لَآکِیْکُمْ کہ رُکسی کے مال سے مجھے وہ فائدہ نہیں ہوا جو ابوبکرؓ کے مال سے (ہوا) تو عرض کیا یا رسول اللہ میں اور میرا بھی آپ ہی کے ہیں جب آپ نے اسلام قبول کیا تو آپ کے پاس چالیس ہزار دینار تھے جو آپ نے اسلام اور اہل اسلام کی خدمت پر خرچ کر دیئے۔ وہ فائدہ آپ کے ترکہ میں نہیں لیکن کے لئے بھی ایک (باقی صفحہ ۱۱)

ابوبکرؓ کے جو اخلاق بیان کئے وہ وہی تھے جو پہلی وحی کے نزول کے بعد حضرت خدیجہؓ کے قول کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائے جاتے تھے ابن الدغنے نے حضرت ابوبکرؓ کی طرح میں اگر کوئی مبالغہ کیا ہوتا تو کفار قریش ضرور اس کی تردید کرتے کیونکہ وہ ہر مسلمان کے دشمن جان تھے۔ لیکن کسی بڑے سے بڑے مخالفت کو بھی کسی ایک تفریغی لفظ کی تردید کی جرات نہ ہوتی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت ابوبکرؓ کو ان اوصاف سے مصنف تھے۔ انہوں نے عدم تردید سے ابن الدغنے کے بیان کی تصدیق کر دی۔ الفصل مائت و اربع و العشاء - کمال وہ ہے جس کی شہادت دشمن بھی دیں۔

ابن الدغنے کے اس بیان سے واضح ہوتا ہے۔ کہ حضرت ابوبکرؓ لَقَدْ كَانَ لِكُلِّ رَفِیْ رَسُوْلٍ اللّٰہِ اَسْوَفَ حَسَنَةً اور لَقَدْ اَخْلَصَ شَہَدَہٗ اَعْلٰی النَّاسِ وَیَکُوْنُ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَہِیْدًا کی عملی تفسیر تھے۔ آپ نے صرف کلمہ پڑھ کر برائے نام مسلمان ہونا کافی نہ سمجھا۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کے آئینہ دار بن گئے ابتدائی دور میں اسلام کی ترقی کا باعث یہی تھا کہ مسلمانوں کو دیکھ کر ہی غیر مسلم اعزاز کر لیتے تھے۔ کہ جب یہ لوگ ایسے ہیں تو ان کا بغیر کس شان کا ہوگا۔ انہوں نے آج ہم مسلمان اپنی بے علی سے اسلام اور پیغمبر اسلام کو بدنام کر رہے ہیں ہم کو دیکھ کر کوئی غیر مسلم ہمارے دین کے متعلق ابھی رائے قائم نہیں کرتا۔ مسلمان کسی حیثیت سے غیروں سے ممتاز نہیں رہے۔ اعمال کے لحاظ سے مسلمان اور نامسلمان یکساں ہیں۔ مسلمانوں میں غیروں کے لئے کوئی کشش نہیں رہی۔ اس صورت میں وہ کس قسم سے دوسروں کو اپنے دین کی دعوت دے سکتے ہیں۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ حضرت ابوبکرؓ اور دیگر صحابہ کی طرح آفتاب رسالت محمدیؐ سے پوری روشنی حاصل کرے۔ آپ کا رنگ اپنے آپ پر چڑھائے اور اپنے اخلاق سے اسلام کی اشاعت کرے۔ تاکہ اسے

لَسَیْ یَبْکُ شَہَدَہٗ لَیْ اللّٰہِ رَسُوْلٌ اَچھا نمونہ ہے۔

ملے تاکہ تم لوگوں کے اعمال کا نگاہ ہو۔ اور

رَسُوْلٌ مِّثْلَہٗ اَعْمَالِ کَا نَگاہ ہو۔

کی طبیعت پر عمل کیا۔ لیکن اس کے بعد مکان سے باہر مسجد بنا کر اس میں غار اور تلاوت کرنے لگے۔ ایک تو تلاوت قرآن - دوسرے حضرت صدیقؓ کی زبان حق ترجمان - نتیجہ یہ ہوا کہ قریش کی عورتیں - بچے اور جوان آپ کے گرد جمع ہو جاتے اور متاثر ہوتے تھے۔ یہ حال دیکھ کر سرداران قریش گھبرائے۔ اور ابن الدغنے سے شکایت کرنے لگے کہ ہم نے صرف آپ کا لحاظ کر کے ابوبکرؓ کو پناہ دی تھی۔ لیکن وہ اس پناہ سے بچا فائدہ اٹھا کر ہماری اور ہمارے ذہن کی توہین کر رہے ہیں۔ اگر ان کو جلد دی گئی تو اندیشہ ہے کہ ان کا اعلان سن کر ہمارے اہل و عیال مسلمان ہو جائیں گے اور ہمارے آبائی مذہب کا نشان مٹ جائے گا۔ اور اشاعت اسلام کی رفتار کو روکنے کی کوشش بیکار ہو جائے گی۔ لہذا آپ ان کو سمجھا کر علانیہ تلاوت سے روکنے اگر نہ مائیں تو اپنی پناہ واپس لیجئے۔ ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَآ تَنْفَعُکُمْ اِلَہٰذِ الْفُلُکَآتِ وَ اَلْعَوَآرِیْہِ لَکُمْ لَآ تَقْلِبُوْنَہَا - کفار تھے ہیں کہ اس قرآن کو نہ سنو۔ اور اسکی قرأت کے وقت شور مچاؤ تاکہ تم غالب آ جاؤ۔ اور قرآن کے اثر سے محفوظ ہو۔ کتنی عجز کی بات ہے کہ قرآن اولیٰ میں قرآن کا جو اثر کافروں پر ہوتا تھا وہ آج کل مسلمانوں پر بھی نہیں ہوتا۔ ابن الدغنے نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ قریش آپ کی علانیہ عبادت کی وجہ سے آپ کے مخالفت ہیں۔ لہذا یا تو خفیہ عبادت لیجئے یا میری پناہ سے باہر ہو جائیے۔ آپ نے جواب دیا۔ ”اَنَّا الْبَیْثُ جَوَارِثُ وَاَرْضُیْہِیْ جَوَارِثُہٗ“ میں تمہاری پناہ تم کو واپس کرتا ہوں اور اللہ کی پناہ سے راضی ہوں۔

ابن الدغنے کی پناہ کے واپس ہوتے ہی حضرت ابوبکرؓ پھر قریش کے مظالم کا نشانہ بن گئے۔ لیکن آپ کی اسلامی غیرت نے یہ گوارا نہ کیا کہ دوسرے مسلمان تو کفار کے جور و ستم کا شکار ہوں اور آپ ایک کافر کی پناہ میں آرام

سے رہیں۔

یہ بات قابلِ لحاظ ہے کہ ابن الدغنے نے سرداران قریش کے سامنے حضرت

ہفت روزہ اخباریں

_____ ۱۸۲۱ء - جمہوریہ - حکومت

پاکستان نے "بھارت اور پاکستان کو دوبارہ
لانے کا آئینِ محریہ ۱۹۵۹ء" کے فیصلہ

نہ ان ایک پینٹ کو ضبط کر لیا ہے۔
پینٹ کلکتہ سے شائع ہوا ہے۔

منظر آباد - ۲۳ جنوری -

مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم شیخ عبدالرشید نے کشمیری حمام کو یقین دلایا ہے کہ انہوں نے خنکار آپ کو کامیابی ہوگی اور آپ کی جدو جہد ہندوادی راکٹوں نہیں بجائی۔

سیالکوٹ۔ ۲۳۔ جنوری -

سری نگر سے موصول شدہ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ وہاں مقبوضہ کشمیر کی تمام ناداد اسبلی کے قبضے کے خلاف شدید دھم و فتنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر کو مشرقی پنجاب میں ضم کر دیا جائے۔

جسٹس آف پاکستان نے آج مغربی
پاکستان اسمبلی میں ضلع جھنگ کے حلقہ
مختار سے پانچ علی نشستوں کو ضمنی
مختار کے خلاف حکم امتناعی جاری
کر دیا ہے۔

پاکستان کی حکومت عاجز کے قبضے میں اس وقت ہو مگر کہ مملکت لاکھوں اور اراضی ہے۔ انہیں ان میں لاکھوں حقوق دینے کی سکیم پر غور کر رہی ہے۔

ایوان اہل جندری۔ فرانسیسی
حکام نے آج اعلان کیا ہے کہ کل حب
بھڑپ میں فرانسیسی سپاہیوں نے
حریت پسندوں کو شہید کر دیا ہے۔

سڈنی ۱۲ جنوری - مشہور ریڈیو مبصر سٹریج ایم پر نشائیں نے نو شہ روز ریڈیو سڈنی پر اعلان کیا کہ میں ذاتی طور پر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ کثیر قافلی اور اخلاقی طور پر پاکستان

نئی دہلی - ۲۷ جنوری - سرکاری
کے آمدہ معتبر خبروں میں بتایا گیا ہے
(باقی بر صفحہ ۱۴)

اسلام کی سیرھی

(انجناپ جھنڈہ رہی قطب الدین صاحب حکیم حاذق مبلغ اسلام ملتان جھپٹاؤ)

سنتیں نہیں رہ سکتا۔ وہ بہت بڑا جرم ہے اور اس کو وہ سزا ضرور ملے گی۔ جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہے۔ اس لئے انسان کو چاہئے کہ سزا سے بچنے کے لئے مال کا چالو لوں حصہ ادا کرتا رہے۔

جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک قانون نامی شخص تھا اور وہ آپ کا رشتہ دار تھا۔ بڑا مالدار تھا۔ آپ نے اس سے ذکوۃ طلب کی۔ لیکن اس نے انکار کیا۔ بلکہ اُس حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رسوا کرنے کے درپے ہو گیا۔ چنانچہ اس نے ایک عورت کو لاٹھ دے کر کھڑا کیا اور اُس پر پیغبر خدا کا وعظ کرا دیا۔ جب حضرت نے وعظ شروع کیا تو قانون نے اس عورت کو اشارہ کیا اور اس نے کھڑے ہو کر کہہ دیا کہ حضرت نے میرے ساتھ ایسا کیا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جلال والے پیغبر نے۔ جب اس عورت کی طرف دیکھا تو وہ تھر تھرتھار کھینٹنے لگی۔ اور اس نے یہی بات اسی جمع میں بتادی کہ مجھے تو قانون نے سکھایا تھا۔ بس پھر کیا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام جلال میں آگئے اور زمین کو حکم دیا کہ قانون کو خدا کے حکم سے پکڑ لے حکم ملتے ہی زمین نے اس کو جگنا شروع کر دیا۔ اور اس کا نام ہی بھی خدا کے حکم سے باندھ کر اس کے سر پر رکھ دیا گیا اور وہ قیامت تک عرق ہی ہوتا چلا جائے گا۔ یہ سزا تو قوم بنی اسرائیل کے سامنے دی گئی اور جو قیامت کو سزا ملے گی وہ قرآن کی زبان سے سنتے۔

وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَارْتَضَوْا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَذَلِكُمْ يَذَّكَّرُ أَلَيْسَ لِكُلِّ شَيْءٍ
عَلَيْكُمْ تَارِكٌ فَتَكْلَوْا تَحْلِلُوا حَتَّى تَخْرُجُوا
وَيُؤْتِيَهُمْ وَكَفَرُوا وَكَفَرُوا هَذَا مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ
عَذَابُهُمْ أَكْثَرُ مِنْ كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝ سورہ البقرہ سورہ ۳۵

ترجمہ ہو گا کہ جو لوگ جمع کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اس کو اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے پس اسے یہی ان کو دود دینے والے عذاب کی خوشخبری سنائے۔ پھر جس دن گرم کیا جائے گا اُس کو وہ سونا اور چاندی جس کی ذکوۃ نہیں دی ہوگی دوزخ کی آگ میں

اور داغ دینے جائیں گے اس سے ان کی پینا میٹ ہو اور ان کی گردنوں پر اور ان کی پیشوں پر اور کہا جائے گا یہ ہے جو تم نے جس میں کھا تھا۔ اپنی زبان کے لئے پس اپنے جیمہ کے ہونے کا شرا ٹیکھو۔

مطلب یہ ہوا کہ جو مال انسان نے محنت و مشقت سے اکٹھا کیا ہوا تھا۔ وہ بھی قیامت کے دن وبال جان بن جائے گا۔ اور ایک عذاب کا ذریعہ بن جائے گا۔ جب تک اُس کو اللہ کے حکم کے مطابق خرچ نہ کیا جائے گا جب یہ مال جرم کو انسان محبت سے رکھتا ہے۔ عذاب کا باعث بن گیا۔ تو اس وقت انسان کف افسوس ملے گا کہ ہائے میرے ہاتھ کا کیا ہوا اب بھی آج میرا دشمن ہے۔ اور مجھے اس مال ہی کے ذریعہ سے عذاب دیا جا رہا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ میں اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے احکام کے مطابق اس مال کو خرچ کرتا مگر اس وقت کا انھوں کسی کام نہیں آئیگا۔ یہ ہے اسلام کی سیرھی کے پائے دان چرام سے گرنے کی سزا۔ اسے انسان تو اب پیارا ہو اور غفلت کی آنکھ ہو تو بند کی ہوتی ہے اسے کھل کر دیکھ نہیں عقل اور شعور خدا نے دے رکھا ہے۔ خدا اور رسول کے بتائے ہوئے احکام کے مطابق مال خرچ کر دے ع و عیبت پھر پھینک دے کیا ہوت ہے بڑا جاگزیں والا مثال ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک مسلمان کو اس عذاب سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا اللہ العالمین۔

جس مسلمان نے اسلام کی سیرھی کے پائے دان چرام پر صدق دل سے قدم رکھا یعنی اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے طریقے سے اپنا مال خرچ کیا تو اس کی جو جزا ملے گی وہ بھی قرآن حکیم کی زبان سے ملاحظہ فرمائیے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِأَمْرِ اللَّهِ أَلَمْ نَسْأَلِ اللَّهَ أَنْ يُجْزِئَهُمْ مِنْ دَارِهِمْ وَبَارِئَهُمْ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ فِيهَا نَجْمٌ مِثْلُ الْقُرُونِ لَهُمْ نَاقَةٌ يُدْعَوْنَ فِيهَا بِأَمْثَلِ غُلَامٍ غَيْرِ شَبِيهِمْ وَهُمْ فِيهَا مُقَامُونَ ۝ سورہ البقرہ سورہ ۲۵

ترجمہ ہے قرآن ایسی کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں۔ یہ ہمہ گیر گدس کو دنیا میں دین اور زندگی کا سیدھا راستہ بتاتا ہے۔ اور یہ پیغمبر کا رہنما ہے جس کو وہ غیب پر ایمان لائے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو روز قیامت کے دن کو دیا ہے اس میں سے ماہ خدا میں خرچ کرنے ہیں

تھکد کا وفضل علی رسولہ الکریم۔ انا بعد برادران اسلام میں نے م۔ جوڑی کی اشاعت میں علم دوست حضرات کی خدمت میں عرض کیا کہ اسلام ایک بچہ مکان کی مانند ہے جس پر چڑھنے کے لئے ایک سیرھی کی ضرورت ہے اور سیرھی پائے دانوں کے بغیر نہیں ہوتی۔ اس لئے میں نے اسلام کی سیرھی کے پانچ پائے دان گردش اشاعت میں عرض کئے تھے۔ جن میں سے تین پائے دانوں کا مفصل ذکر کیا جا چکا ہے۔ یعنی کلمہ توحید۔ نماز اور روزہ۔ یہ تینوں پائے دان ایسے ہیں جن پر قدم رکھنے یعنی عمل کرنے سے انسان کی جیب میں سے کچھ نہیں جاتا صرف معمولی سی زبان کو حرکت اور جمانی و درش کرنی پڑتی ہے۔ اور کچھ وقت بھی صرف ہوتا ہے۔ جب انسان تمرا و نمرا پائے دان پر مستحکم پاؤں بجا لیتا ہے تو پھر تیسرے پائے دان کا تھہر آتا ہے۔ اس میں انسان کو کافی مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یعنی ایک معینہ وقت سے لے کر ایک مقررہ وقت تک اپنی سر قسم کی خواہشات اور جذبات کو دھککا پڑتا ہے یہ ایک قسم کا جہاد ہے۔ جو نفس کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور اس سے جسم کا تزکیہ ہو جاتا ہے۔ اسی کو ہم روزہ کہتے ہیں۔

(۴) جب انسان مذکورہ تین پائے دانوں پر ایمان کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے تو قربان جاول اللہ عز و جل کی محبت و دانائی اور سیاست کے کہ پچھلے انسان کو اچھی طرح رام کرنے کے بعد اس کی جیب کو حرکت دی یعنی ذکوۃ کا حکم نازل فرمایا۔ جس کو میں نے اسلام کی سیرھی کے چرام پائے دان سے تشبیہ دی ہے۔ یعنی اسلام کی سیرھی کا جو تھہر نصاب نصاب پر ادا کرنی فرض عین ہے۔ صاحب نصاب مسلمان وہ ہے جس کے پاس ساڑھے باون تیرے چاندی یا ساڑھے سات تیرے سونا موجود ہو یا چاندی اور سونا ملا کر اس مالیت کا ہو جائے۔ تو ذکوۃ فرض ہو جائے گی جو مسلمان اس کی پہوا نہیں کرتا وہ سزا سے

اور پھر فرمایا: (وَأُولَئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّكَ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ) - نیکوچہ۔ اور یہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں اور فلاح کے حقدار ایسے ہی لوگ ہوں گے۔

تو مطلب یہ ہوا کہ جو لوگ اپنے مال کو اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے طریق پر خرچ کر سکتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ خود اپنے پاک کلام میں ہدایت یافتہ فلاح کے حقدار۔ پرہیزگار اور لبرالدار کے نام سے نامزد فرماتے ہیں۔ یہ کوئی کم جزا ہے جس کو اللہ ایسے ایسے خطاب عطا فرماتے تو اس جیسا کون بافضیلت آدمی ہو سکتا ہے اَللّٰهُمَّ مَا جَعَلْنَا مِنْهُمْ

اور جن میں ایمان نہیں اور جو نماز اور زکوٰۃ کے پابند نہیں وہ نہ ہدایت پر ہیں

اور نہ انہیں فلاح نصیب ہوگی۔

پھر فرمایا: (وَالَّذِينَ هُمْ يَدْعُونَ لَا يَخْلَعُونَ) - سرور مومنوں کو رکوع عطا پارہ عشا

ترجمہ۔ اور وہ لوگ جو زکوٰۃ کو ادا کرتے ہیں

یعنی انہوں نے زکوٰۃ ادا کرنا اپنا شعار بنایا ہوا ہے۔ تو یہ لوگ مومنین کی جماعت میں شامل ہیں۔ جن کی شان اللہ تعالیٰ انہما رحمتوں پر اسے کہ اپنے رکوع میں بیان فرماتے ہیں۔ دنیا میں ان کو اس کام کا صلہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے وہ یہ کہ اللہ انہیں ثابت قدم رکھتا ہے

حاصلہ بلند کرتا ہے اور مال میں برکت ڈالتا ہے۔ اب آخرت کا بڑا بدلہ قرآن کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیے۔

(وَأُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ) ۵ (الَّذِينَ يَرِثُونَ الْيَتَامَىٰ وَنَسَبَهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ)

سورہ مومنوں کو رکوع عطا پارہ عشا

ترجمہ۔ یہ لوگ وارث ہونے والے ہیں جو وارث ہوں گے جنت فردوس کے اور ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

مطلب یہ ہوا کہ زکوٰۃ کا ادا کرنا بھی صفات مومن میں سے ہے اور ایسی ہی صفات والے مومنین کے لئے جنت فردوس کی بشارت دی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی افراہ ہوا ہے کہ وہ لوگ جو جنت فردوس میں جا سکیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ ان کا داخلہ کوئی عارضی نہیں ہوگا۔ ہر کس کو نہ انسان ایسی بیش بہا چیز کے لئے کوشش کرے۔ یعنی اسلام کی سرپرستی کے ہر بہار پاسے دلوں پر مستعدی سے پاؤں رکھئے۔

عجاء اس کو کسی ہی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے

لیکن پاسے اثبات نہ ڈال گئے پاسے تباہ کرنا بڑا اہجر حاصل کر سکے۔ آمین یا اللہ العزیز

اس امر کی اہمیت اس حدیث سے اور واضح ہو جاتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد عرب کے بعض قبیلوں نے زکوٰۃ سے انکار کیا تو جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے اس طرح جنگ کی جیسے کفار سے جنگ کی جاتی ہے۔

حالانکہ وہ لوگ نماز پڑھتے تھے۔ خداورسوں کا اقرار کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ ایک ایسی اہم چیز ہے کہ جس کے بغیر نماز روزہ اور شہادت ایمان سب بیکار ہیں۔ کسی چیز کا بھی اس کے بغیر اعتبار نہیں کیا گیا۔ اگر اس کی اہمیت کچھ کم ہوتی تو جناب امیر المومنین ان قبائل سے کبھی جنگ نہ کرتے۔ کیونکہ مسلمان کے ساتھ جنگ منع ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ دینے والوں کے اسلام میں بھی شک ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو اس فریضہ کو ادا کر کے مکمل مومن بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا اللہ العزیز

زکوٰۃ کے حکم کی تاریخ

یہ حکم کوئی امت محمدیہ پر ہی نہیں نافذ کیا گیا بلکہ قرآن کے اوراق کو اُلٹ کر دیکھ لیجئے۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ زمانہ قدیم سے تمام انبیاء کی امتوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم لازمی طور پر دیا گیا اور اصل کسی زمانہ میں بھی ان دو چیزوں سے خالی نہیں رہا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا۔

(وَجَعَلْنَاهُ نَجفًا مِّنْ ذُرِّيَّتِهِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِمْ يَوْمَ يُحْشَرُ يَوْمَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُشِيرُ إِلَىٰ الثَّنَائِطِ وَنُصِّرُهُ وَلَٰكِنَّا صَالِحُونَ)

سورہ انبیاء کو رکوع عطا پارہ عشا

ترجمہ۔ ہم نے ان کو انسانوں کا پیشوا بنایا اور وہ ہمارے حکم کے مطابق لوگوں کو ہدایت اور نصیحت کرتے تھے اور ہم نے انہیں ہدایت دی تھی ایک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی تعلیم دی اور وہ ہمارے عبادت کریں گے تھے

حضرت اسماعیل علیہ السلام علیٰ نبینا کے متعلق ارشاد باری سن لیجئے۔

(وَكَاذِبًا يَّهْتَدِي بِالنَّجْوَىٰ وَالزَّكَاةَ وَمَوَالِيَٰ هَٰذَا يَكْفُرُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ وَمَنْ يَّتَّبِعْ أَهْلَهُمْ يَلْقَ أَشَدَّ عَذَابًا)

ترجمہ۔ وہ اپنے ساتھیوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔ اور وہ اللہ کے نزدیک

برگزیہ تھے۔

مطلب یہ ہوا کہ جب سے دنیا ظہور میں آئی اور ہندو تصنیف کا سلسلہ شروع ہوا اس وقت سے ہی ان احکام کا وجود ظہور میں آگیا۔ اور لوگوں کو ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے سختی سے کہا گیا کہ کوئی آدمی اس کے بغیر بیعت سنت نہیں کلا سکتا اور نہ ہی قرآن کی رو سے مومن کلائے گا

حقدار ہو سکتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا

میں نے اپنی قوم کے متعلق بارگاہِ ایزدی میں دعا کی کہ اے میرے احکم الحاکمین ہمیں دنیا کی بھلائی بھی عطا فرما اور آخرت کی بھلائی بھی۔ آپ کو معلوم ہے + پیغمبر کی دعا کا جواب ملاحظہ فرمائیے۔

(رَحْلًا عَذَابِي أَجِيبُ بِهِ مَنْ أَسْأَلُكَ وَرَحْمَةً وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ خُتِبَ لَكَ تَكْلِيمُ اللَّهِ يَنْفَعُ وَكَوْنُكَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ يَدْعُونَ)

سورہ الاعراف کو رکوع عطا پارہ عشا

ترجمہ۔ میں چاہوں گا اپنے عذاب میں گھیر دوں گا۔ اگرچہ میری رحمت سرسبز ہے ایمان ہوئے۔ مگر یہ رحمت انہیں لوگوں کے حق میں نکمی جہاں کے جو مجھ سے ڈریں گے اور زکوٰۃ دیں گے۔ اور ہماری آیات پر صدقل سے ایمان لائیں گے۔

مطلب یہ ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے قومِ قدم پر ٹھوکریں کھائیں کبھی کہا کہ ہم خدا کو بغیر دیکھے نہیں مانتے۔ کبھی کہا کہ ہم من سلویٰ ہمیشہ نہیں استعجال کئے کبھی کہا کہ ہمیں کوئی نداد کی طرف سے قانون لاکر دکھاؤ۔ کبھی سامری کے پیچھے کہ خدا کا بیٹے علی ہذا القیاس وہ خود سے دل کے لوگ تھے

اور رو بہ یہ پیسہ ان کو بہت عزیز تھا جیسا کہ آج کل بھی یہودی قوم کو اسی حالت میں دیکھا جا رہا ہے۔ کہ وہ پیسے کے پیہریں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے تعلیم کی دعا کے جواب میں صاف فرما دیا کہ تمہاری امت زکوٰۃ پر پابندی کرے گی تو میری رحمت اُن پر نازل ہوگی۔ ورنہ ابھی سے یہ بات یاد رکھو کہ وہ میری رحمت کی امید نہ رکھیں اور میرا عذاب انہیں گرفت میں لے لگا۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو محفوظ رکھے آمین یا اللہ العزیز

پانچویں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بھی تنبیہات ہوتی رہیں۔ اور ان سے وعدے و وعید ہوتے رہے کہ اللہ کے سوا کسی کو عبادت نہ کرنا اور نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کرتے ہوئے۔ (وَالَّذِينَ

صفر ۱۱۱۱ھ کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہوئے۔ جب مرض بڑھ گیا اور مسجد میں شریعت لانے سے محذور ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ چنانچہ آپؐ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سترہ نمازیں پڑھائیں۔ ۱۲- تاریخ الدار ۱۱۱۱ھ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ مدینہ میں شاماً چھاپا۔ بعض صحابہ کو جن میں حضرت عقیلؓ تھے یقین نہ آتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُنيا سے رخصت ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ آیت پڑھ کر ان کو یقین دلایا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی و اما محمد الا رسول۔ قد خلت من قبلہ الرسل۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ مسلمہ والی آپؐ نے خطبہ میں فرمایا کہ میں تمہارا ولی بنایا گیا ہوں۔ حالانکہ تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں تمہارا ولی بنایا گیا ہوں حالانکہ تم سے بہتر نہیں ہوں اگر میں راہ راست پر نہ ہوں۔ تو میرا ساتھ دو۔ اگر غلطی کروں تو اصلاح کرو۔ تم میں کرو اور قوی میرے نزدیک برابر ہیں۔ اگر کوئی قوی کسی کرو، کا حق غصب کرے گا تو میں اس کو، ورنہ کی حمایت کروں گا۔ اور اس کو حق دلوں گا۔ اگر میں اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کروں تو تم میری اطاعت کرو ورنہ نہیں۔

حضرت سرور کائناتؐ سے اپنی وفات سے کچھ پہلے حضرت اسمائہؓ بن زیدؓ کی قیادت میں ایک لشکر رومیوں کے مقابلہ پر بھیجنے کا حکم دیا تھا۔ لیکن آپؐ کی بیماری کی وجہ سے تعینیل نے ہو سکی تھی۔ حضرت ابو بکرؓ نے خلیفہ ہونے ہی اس کی روانگی کا حکم دیا۔ صحابہؓ نے راستے دی کہ ایسے نازک وقت میں لشکر کا باہر جانا مناسب نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی وجہ سے ملک میں فتنہ ارتداد پھیل چکا ہے۔ اور اہل کتاب بھی بغاوت پر آمادہ ہیں۔ آپؐ کی حفاظت کے لئے لشکر کا مدینہ میں رہنا ضروری ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ اگر مجھے یہ بھی اندیشہ ہو نہ کہ مجھے اس کیلئے جان کا اور دین کے سمجھنے میں ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازلی دشمنوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعقیل میں

اسامہ کے لشکر کو ضرور دعا کرتا۔ بعض نے تجویز کی کہ اسامہ بس اس کے ان کی جگہ کسی بن ربیعہ بن کاعبہ کو سپہ سالار مقرر کیجئے۔ حضرت ابو بکرؓ فرمے صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں کہ رسول اللہؐ فرمایا اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے امیر کو معزول کر دے۔ چنانچہ یہ لشکر روانہ ہوا اور اپنی ہم میں کامیاب ہو کر واپس آیا۔

بقیہ فریضہ رسالت صغیہ کے آگے
 ہاججہ ناقصہ لیشیر ولا لیلہ یقیناً کہ
 بشیر و ذبیحہ ع

ترجمہ۔ اے کتاب دلو! آیا ہے
 تمہارے پاس رحل ہمارا۔ کھولنا
 ہے تم پر رسولوں کے انقطاع کے
 بعد۔ کہ جس تم کھینے لگو کہ ہمارے
 پاس نہ آیا کوئی خوشیا یاد کرنے والا
 سوچنا تمہارے پاس خوشیا یاد
 کرنے والا۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد تقریباً
پونے پانچ سو برس سے امتیاز کے آد کا
سلسلہ منقطع ہو چکا تھا۔ ساری دنیا انشا
اللہ جل و خلت اور اولہم و اہل انامیک پر
میں بڑی تھی۔ رہایت کے چراغ کی طرح
تھے۔ ظلم و عدوان، فساد و الحاد کے
تمام آفات پر چھا رہی تھی۔ اس وقت
سارے بھان کی اصلاح کے لئے خدا
نے سب سے بڑا اور نادر و شریف
نقیدہ کو الیہ متوجہ فرمایا،

نیز حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :- اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكَ وَلَا عِشَاءَ وَلَا دُخُولَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ اذْكُرْهُ الْوَيْتَ وَادْعُ الْبَنِينَ ذِكْرَكَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ ذَكَرْتُمُ الْوَيْتَ وَاجْعَلْهُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

ترجمہ۔ جب (شام) کو مرد اپنے گھر آیا اور گھر میں داخل ہوئے وقت بھی اللہ کو یاد کیا۔ اور کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کو یاد کیا۔ تو شیطان (اپنے) ساتھی شیطانوں کو کہتا ہے کہ اس گھر میں تمہارے لئے نہ تو رات کو رہنے کا کھانا ہے۔ اور جب گھر میں داخل ہو۔ وقت ذکر الہی نہ کرے تو شیطان

ہے کہ رات کا بسیرا تو مل گیا۔ اور جب کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے کہ رات کا رہنا اور کھانا دونوں مل گئے۔

الذہابیں چاہتے کہ جب گھر کے اندر
قدم رکھیں تو ذکر الہی کہ لبس لیں اور اللہ تعالیٰ
کے گھر میں قدم رکھیں۔
جب کھانا سامنے آ جائے تو
بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ کھانا شروع کریں
تاکہ بہارے حلال و پاک طعام میں شیطانی
کو شریعت کا موقع نہ ملے۔

ہمارے گھروں میں بری بوڑھی عورتوں کا یہ بڑا اچھا دستور تھا کہ جب کوئی گھر میں قدم رکھتا تو کہتیں بسم اللہ میر (جہانی) آیا۔ وغیرہ۔ اس میں آنے والے کے لئے یاد دہانی تھی کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے لے۔

دوسرا اچھا دستور یہ تھا کہ جب
کھانا سامنے رکھا جاتا تو کس جاتا کہ
بسم اللہ کریں۔ یہ بھی یاد دہانی تھی کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر کھانا تناول
کریں۔ (باقی دارد)

ہفتہ وار خبریں صفحہ ۱۲ سے آگے

کہ جب سے کشمیر کا مسئلہ دوبارہ سلامتی
کونسل میں پیش ہوا ہے۔ مقبوضہ کشمیر کی
سیاسی صورت حال میں غیر معمولی تبدیلی
آئی ہے اور حالات کافی ہلچل اور ہولناکی
سجھنے میں۔

اقوام متحدہ کی صلاحیت کونسل نے ۱۹۵۷ء جنوری -
پانچ ملکوں کی پیش کردہ قرارداد منظور کر
لی اس قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ریاست
میں وکثرت کے حالات برقی کے حق برقرار
رکھے جائیں۔ مقبوضہ کشمیر کو ہندوستان میں
شامل کرنے کے متعلق کوئی اقدام اس وقت تک
کیا جائے۔ جب تک کونسل ہندوستان اور
پاکستان کے درمیان اس تنازعہ پر غور
رہی ہے

جس نے ۲۵ جنوری - ۱۹۷۲ء کو
 کے وزیر اعظم نے آج یہاں اسلام کیا
 ہے کہ سلامتی عملوں میں پانچ طاقتوں کی
 قرار داد منظور ہونے سے کشمیر کے معاملے
 میں بحارت کی پوزیشن میں کوئی تبدیلی
 نہیں ہوئی۔
 (راتی صفحہ نمبر)

دو بھائی

(از جناب عذرا دم علی صاحب)
دو بھائی تھے۔ جنہیں جیب خرچ کے لئے مگر سے ایک ایک پیسہ روز ملتا تھا۔ چھوٹے کی تو یہ عادت تھی کہ کبھی خرچتا اور کبھی جمع کرتا۔ بڑے بھائی کی یہ حالت تھی۔ کہ جب مدرسے میں کھینچنے کی چھٹی ہوتی تو مدرسے کے بھائی والے کی دکان پر جا موجود ہوتا۔ بھلا اس کی رنجش رنگ بھائیوں کے تو برو اس کا ایک پیسہ کیا چیز تھا۔ دس پندرہ دن تو اس نے مشکل سے گزارا کیا۔ لیکن پھر اس نے قرض لینا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ دکاندار کے اس کی طرف دو روپے ہو گئے۔ دکاندار نے روپے مانگے تو یہ گھبرایا۔ باپ کی آمدنی کم تھی۔ وہاں سے کچھ لینے کی امید تو کیا۔ کٹا پینے کا ڈر تھا۔ آخر ایک دن دکاندار نے بستر چھین لیا۔ اس پر دوسرے دن آسے مدرسے سے غیر حاضر ہونا پڑا۔ چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی کو گھمایا۔ اور پھر دکاندار کی منت کی۔ کہ اس کا لستہ دے دو۔ آج سے دو پیسے روز دے کہ تھاری رقم خرچ کر دینگے۔ اور چھوٹا لڑکا بڑے کا اور اپنا پیسہ ملا کر دو پیسے دکاندار کو دے دیتا۔ اس طرح آہستہ آہستہ قرض اتر گیا۔ اور ساتھ ہی بڑے کو بھی کفایت شکاری کی عادت پڑ گئی۔

عزیزو! تمہیں اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہئے۔ اور ایسی عادتوں سے بچنا چاہئے۔ ایسی عادتوں سے چوری وغیرہ کی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور لڑکے پوٹے ہو جاتے ہیں۔ لہذا جہاں تک ہوسے قرض وغیرہ سے بچتے رہیں۔ اور ساتھ ہی فضول خرچی سے بھی۔ ورنہ تم کو بھی شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔

نیچول کا صفحہ

دیانتداری

(از جناب سید مشتاق حسین صاحب نادر)

میدٹا سنا مار تو توڑ کر لاؤ۔ حضرت ابراہیم نے انار حاضر کر دیا۔ خدا کی قدرت کہ وہ ترش نکلا۔ مالک نے کہا کہ خوب! ہم نے تم سے میٹھا انار منگوایا تھا تم ترش لے آئے۔ چنانچہ آپ دوبارہ گئے اور دوسرا انار خوش رنگ اور بڑا دیکھ کر لائے۔ کہ شاید میٹھا اور مالک کی خواہش کے مطابق ہو۔ اتفاق سے وہ بھی ترش نکلا۔ اب مالک تو کھنکھانے لگا وہ بھٹی واہ! اتنے عرصہ سے بارش میں رہ رہے ہو۔ لیکن میٹھے اور ترش انار میں تمیز نہیں کر سکتے۔ آپ نے برجستہ جواب دیا۔ میں انار کی حفاظت پر ملازم ہوں۔ ان کے پھٹنے اور تیز کرنے پر نہیں۔ مالک شرمندہ ہو کر کھنکھانے لگا۔ کہ تم بڑی دیانتداری کا دم بھرتے ہو۔ جیسے کہ ابراہیم بن آدم ہی ہو۔ آپ کو اپنا نام سن کر اپنا انار ہونٹ اور کہا لیجئے جناب! اپنا بارش منجھالے۔ میں ملازمت نہیں کرتا اور چلے گئے۔ بعد میں جب مالک کو پتہ چلا کہ آپ ہی حضرت ابراہیم بن آدم تھے تو بہت شرمسار ہوا اور بھاگا بھاگا آپ کے پاس گیا اور وہاں پہلے کو کہا آپ نے جواب دیا نا بھٹی ہم نہیں جانتے۔ پہلے تو محض ملازمت تھی اب بزرگی بھی ہوئی۔ لیکن ہم تو محنت کرنے کھاتے ہیں اور نیکی اور دیانت داری کو پیچھے نہیں پھرتے۔ یہ کہا اور چل دیئے۔ اور تلاش کرنے پر بھی دیلیاب نہ ہوئے۔

عزیزو! اگر ہم اسی معیار دیانتداری کو سامنے رکھیں۔ اور ہمیں یہ یاد رہے کہ معمولی سے معمولی بددیانتی کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کو جواب دہ ہوں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس روحانی بیماری سے کم از کم صحت مند ہو سکتے ہیں۔

عزیزو! ہم صحیح مسلمان اس وقت ہی کہلا سکتے ہیں جب ہم دوسروں کے حقوق کی اپنے حقوق کی طرح حفاظت کریں۔ ہر بات میں خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی، دیانت داری کے اصول کو ترک نہ کریں۔ ہمارے بزرگوں میں یہ خوبیاں پوری طرح موجود تھیں جن کی برکت سے لاکھوں بھٹکے ہوئے سیدھے راہ پر آگئے۔ اور آج بھی کروڑوں مسلمان اپنے بزرگوں پر فخر کرتے ہیں مثلاً خلیفہ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا واقعہ ہے کہ ان کے پاس ملک یمن سے شہد کی مشکیں آئیں۔ آپ نے وہ بیت المال میں رکھوا دیں۔ آپ کے فرزند ابراہیم حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان میں سے شہد اس لئے بقدیر ضرورت لے لیا۔ کہ جب والد صاحب تقسیم فرمائیں گے تو ہم اپنا حصہ کو پیشگی وصول کر لینے کی اطلاع کر دیں گے۔ چنانچہ جب دوسرے دن ایسا ہوا تو پہلے حضرت علیؑ نے فوراً جواب طلبی فرمائی کہ اس شہد کہاں گیا۔ جب صاحبزادے نے انہیں شہد کا حصہ لینے کے متعلق بتایا تو فرمائے گئے۔ "ہاں یہ تو درست ہے کہ بیت المال میں تمہارا بھی حق تھا۔ لیکن تمہیں دوسروں سے پہلے اپنا حق لینے کی کس نے اجازت دی؟

عزیزو! حق پرستوں کے نزدیک اس قدر حق تلفی بھی ناگوار ہے کہ اس میں بھی دیانت داری پر حرج آتا ہے۔ حضرت ابو بن آدمؑ جن کے بارے میں بارہا کئی واقعات آپ اس صفحہ پر پڑھ چکے ہیں۔ جب انہوں نے ایک دفعہ کسی بارش میں چنیداری کی ملازمت نہایت قلیل تنخواہ پر اختیار کی تو ایک دن بارش کا مالک ان کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ کہ بھٹی کوئی

چراغِ ایدیز
ایڈیٹر
عبد اللہ خان چوہان

منظور شکر اعظمی ۱۔ لاہور ریجنل بورڈ پبلیکیشنز پریس ۱۳۳۷/۵ - مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۵۵ء
۲۔ پشاور ریجنل بورڈ پبلیکیشنز پریس T.B.C - ۲۴۳/۱ - ۲۴۸۱ - مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۵۵ء

بہار اشترک
سالانہ
شعبہ ادبی
۱۷

پنجاب بسکٹ

پاکستان

لڈن میں تین بسکٹ

پنجاب بسکٹ فیکٹری لاہور

پاکستان کا تیار کردہ
پٹرولینم سے تیار شدہ کپڑے اور مکان
میں ندری باؤس رجسٹرڈ
شاہ حاکم ماریکیٹ، لاہور

نہایت نازک ترین سٹواؤ کپڑا
۲۰ - ۲۵ - ۳۰ - ۳۵ - ۴۰ اور ۲۰ ۱/۲ - ۳۰ ۱/۲ - ۴۰ ۱/۲
کاسٹم بننے والی دودھ بن، کرکٹ اور کھانسی کے پانچ پیرے کی بازاری لائی اور فاسٹ
کے لئے نہایت بے حد قیمت پر ہر ایک کے لئے
پاکستان کا تیار کردہ پٹرولینم سے تیار شدہ کپڑے اور مکان
میں ندری باؤس رجسٹرڈ
شاہ حاکم ماریکیٹ، لاہور

پنجاب بسکٹ فیکٹری لاہور
پنجاب بسکٹ فیکٹری لاہور
پنجاب بسکٹ فیکٹری لاہور

شیر پنجاب سوڈا وائٹری
لاہور
شیر پنجاب سوڈا وائٹری
لاہور

پاک (ایڈیٹر)
لاہور
پاک (ایڈیٹر)
لاہور

ہفت روزہ خدام الدین لاہور
کے لئے کاپیہ
۱۔ جنگ گھیاٹہ - حافظ یحیٰ محمد صاحب آزاد
۲۔ میسج صلیع مغلان - میاں محمد عبد اللہ صاحب عابد
نیز ایڈیٹ
۳۔ قاری محمد شمس الدین صاحب ہالی
۴۔ حضور صلیع انک - خان میر الدین صاحب پٹھان
۵۔ رحیمیل صلیع ہزارہ - زمان کریم صاحب سولہ لٹرا بازار
۶۔ یحیٰ میل پلور - قاضی محمد عبد اللہ صاحب مکان نمبر ۵
متصل گز ہالی سکول -

مفت کتاب لطف زندگی
اس میں تمام کتابوں کے پتے
راہ دست ہیں۔ اگر کسی کتاب کی
تفصیل دے گا تو ہم اس کی کاپی
نور میں دے دیں گے۔



توتہ باؤس
لاہور
توتہ باؤس
لاہور

کوئی مرض لعل ان جہیں
لاہور
کوئی مرض لعل ان جہیں
لاہور

زرفشاج
بہترین زیورات
خالص سونے کے
۳۴ - کمرشل بلڈنگ - مال روڈ - لاہور